السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں ہے کہ تقدیر کو بندے کی دعا رد کرسکتی ہے اور نیکی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ جبکہ مشہور بات ہے کہ اللہ کی تقدیر اٹل ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری یہ عادت ہے کہ ہم ہر اچھے برے کام کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ جب ہم کامیاب نہیں ہوتے تو اسے تقدیر کے کھاتہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کا وقوع اسباب و ذرائع سے متعلق ہے جیسا کہ بیج کے لیے طے شدہ امر ہے کہ اس نے اگنا ہوتا ہے لیکن اس کے لیے اسباب مہیا کرنا ہوں گے کہ اسے زمین میں کاشت کیا جائے اسے پانی بھی دیا جائے گا اور اس کے علاوہ اس کی نگرانی بھی کی جائے گی۔ اسباب ووسائل کو بروئے کار لانے کے بعد اس سے مقدر چیز حاصل ہوگی جبکہ سوال میں ذکر کردہ حدیث بھی اسی مفہوم کی تائید کرتی ہے کہ نیکی اور حسن سلوک عمر میں اضافہ کا باعث ہے اور دعا تقدیر کو رد کردیتی ہے اور انسان گناہ کرنے کی بناء پر رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔[1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکی اور حسن سلوک عمر میں اضافہ کرنے کا سبب ہے۔ جب سبب حاصل ہوگا تو مسبب بھی موجود ہوگا باقی رہا یہ اعتراض کہ دعا تقدیر کو کیسے رد کرسکتی ہے تو گزارش ہے کہ بیماری کا آنا بھی اللہ کی تقدیر ہے۔ اور دعا کرنا بھی اللہ کی تقدیر ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مرض کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز اللہ کی تقدیر سے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ اس نوشتہ تقدیر میں کمی بیشی کرنے پر قادر ہے وہ اسے لکھنے کے بعد بے بس اور عاجز نہیں ہوگیا۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

[يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ] [2]

''اللہ جو چاہے مٹادے اور جو چاہے ثابت رکھے، لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔''

بہر حال اللہ تعالیٰ اسباب وذرائع اختیار کرنے سے تقدیر میں ردوبدل کرنے پر قادر ہے۔ حسن سلوک کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی عمر میں عملاً اضافہ ہوجاتا ہے یا اس کی عمر تو اتنی رہتی ہے لیکن اس میں کی طرف سے برکت آجاتی ہے کہ جو کام اس نے ایک سال میں کرنا ہوتا ہے وہ عمر میں برکت پڑنے کے بعد ایک ماہ میں ہوجاتا ہے۔

(بہر حال تقدیر کا موضوع ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی کوئی بندہ بشر معلوم نہیں کرسکا اس لیے تقدیر کے معاملہ میں پرہیز اور خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ (واللہ اعلم

---

[1]۔مسند امام احمد، ص: 277،ج5۔

[2]۔الرعد: 39/13۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 26

محدث فتویٰ